بسم اللہ الرحمن الرحیم

احرام کی چادر ناپاک ہوجائے تو اسے پاک کرنے کا طریقہ

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میں پرسوں حج پر جارہا ہوں، دریافت یہ کرنا ہے کہ اگر احرام کی چادر ناپاک ہوجائے تو اسے پاک کرنے کا شرعی طریقہ کیا ہے؟

جواب

احرام کی چادر اگر ناپاک ہوجائے تو اس کو عام کپڑوں ہی کی طرح پاک کرنا ہوتا ہے، یعنی نجاست چند اقسام کی ہے، ہر قسم کے احکام مختلف ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) لگنے والی نجاست اگر مرئیہ ہو (یعنی سوکھ جانے کے بعد جس کی جسامت کپڑے کی سطح سے ابھری ہوئی نظر آئے، جیسے پاخانہ وغیرہ) تو ایسی نجاست کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو اتنا دھویا جائے کہ اس کا عین واثر (رنگ، بو) زائل ہوجائے، جب اس کا عین و اثر زائل ہوجائے گا، تو وہ کپڑا پاک ہوجائے گا، اس کے لیے کوئی خاص تعداد مقرر نہیں، اگر ایک بار دھونے میں ہوجائے، تو ایک دفعہ میں ہی کپڑا پاک ہوجائے گا، اور اگر تین سے زائد بار دھونے میں زائل ہو، تو تین سے زائد بار دھونے میں پاک ہوگا۔ ہاں! ایسا اثر جس کا زائل ہونا دشوار ہو، وہ معاف ہوجائے گا، اسے صابون یا گرم پانی سے دور کرنا ضروری نہیں۔ علامہ ابن عابدین سید محمد امین بن عمر شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”قد علمت أن المعتبر في تطهير النجاسة المرئية زوال عينها ولو بغسلة واحدة ولو في إجانة كما مر، فلا يشترط فيها تثليث غسل ولا عصر“ ترجمہ: آپ جان چکے ہیں کہ نجاست مرئیہ کو پاک کرنے میں نجاست کے عین کا زائل ہونا معتبر ہے، خواہ ایک ہی بار دھونے سے ہوجائے، اگرچہ کسی برتن میں (دھونے سے ہی) ہوجائے، جیسا کہ پہلے گزرچکا ہے۔ پس اس میں تین بار دھونا اور نچوڑنا شرط نہیں ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، جلد 1، صفحہ 596، دار المعرفۃ، بیروت)

امام اہل سنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "نجاست اگر مرئیہ ہو یعنی خشک ہونے کے بعد بھی نظر آئے تو اس کی تطہیر میں عدد اصلا شرط نہیں، بلکہ زوال عین درکار ہے، خواہ ایک بار میں ہوجائے یا دس بار میں، مگر بقائے اثر بقائے عین پر دلیل، تو زوال اثر مثل رنگ و بو ضرور، لیکن وہ اثر جس کا زوال دشوار ہو معاف کیا جائے گا، صابون یا گرم پانی وغیرہ سے چھڑانے کی حاجت نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 4، صفحہ 392، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(2) اور اگر نجاست غیر مرئیہ ہو (یعنی سوکھ جانے کے بعد جس کی جسامت کپڑے کی سطح سے ابھری ہوئی نظر نہ آئے، جیسے عام پیشاب وغیرہ) اس کو پاک کرنے کے درج ذیل طریقے ہیں:

(الف) ایک طریقہ یہ ہے کہ کپڑے کے صرف اُس ناپاک حصے کو تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی قوت سے نچوڑیں کہ مزید نچوڑنے سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، تیسری بار میں طاقت بھر نچوڑنے سے کپڑے کا وہ حصہ پاک ہوجائے گا۔

(ب) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہی بار کپڑے کے اُس ناپاک حصے پر اتنا زیادہ پانی بہادیں کہ نجاست کے زائل ہونے کا غالب گمان ہو جائے، اس طرح بھی کپڑے کا وہ حصہ پاک ہوجائے گا۔

فتاوی ہندیہ میں ہے "وإن كانت غير مرئية يغسلها ثلاث مرات. كذا في المحيط ويشترط العصر في كل مرة فيما ينعصر" ترجمہ: اور اگر نجاست غیر مرئیہ ہو تو اسے تین مرتبہ دھوئے گا، اسی طرح محیط میں ہے اور جو چیز نچوڑی جاسکتی ہو اسے ہر مرتبہ نچوڑنا شرط ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد 1، صفحہ 42، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بہت زیادہ پانی بہا کر غالب گمان کر کے بھی پاک کیا جاسکتا ہے، چنانچہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: "(و) يطهر محل (غيرها) أي غير مرئية۔۔ (بغسل وعصر ثلاثا فيما ينعصر) مبالغا حيث لا يقطر وهذا كله إذا غسل في إجانة، أما لو غسل في غدير أو صب عليه ماء كثير، أو جرى عليه الماء طهر مطلقا بلا شرط عصر وتجفيف وتكرار غمس هو المختار" ترجمہ: اور غیر مرئی نجاست کے لگنے کی جگہ کو تین بار دھونے اور نچوڑنے کے ساتھ پاک کیا جائے گا، ان چیزوں میں جن کو نچوڑا جاسکتا ہو، (نچوڑنے میں مبالغہ کرتے ہوئے یہاں کہ پانی ٹپکنا بند ہوجائے۔۔۔ یہ سب (تین مرتبہ دھونا اور نچوڑنا) اس صورت میں ہے جبکہ اسے برتن میں دھویا جائے، لیکن اگر تالاب میں دھویا جائے، یا اس پر بہت زیادہ پانی ڈالا جائے، یا اس پر پانی جاری ہو تو بغیر نچوڑے، بغیر خشک کیے اور بار بار ڈبوئے بغیر مطلقا پاک ہوجائے گا، یہی مختار ہے۔ (تنویر الابصار مع درمختار، جلد 1، صفحہ 593، 597، دار المعرفۃ، بیروت)

(3) منی اگر تر ہو تو اسے دوسری نجاستوں کی طرح دھو کر ہی پاک کیا جائے گا اور اگر منی (خواہ گاڑھی ہو یا پتلی، مرد کی ہو یا عورت کی) کپڑے یا بدن کے کسی حصے پر لگ کر خشک ہوجائے، تو اسے اچھی طرح کھرچنے / رگڑنے سے کپڑے کا وہ حصہ پاک ہوجائے گا۔ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: "(يطهر مني) أي محله (يابس بفرك وإلا فيغسل) كسائر النجاسات ولو دما عبيطاً على المشهور (بلا فرق بين منيه) ولو رقيقا لمرض به (ومنيها ولا بين ثوب وبدن على الظاهر)" ترجمہ: خشک منی والی جگہ کو کھرچ کر بھی پاک کیا جاسکتا ہے، اور اگر منی خشک نہ (بلکہ تر ہو) تو دوسری نجاستوں کی طرح اسے بھی دھو کر پاک کیا جائے گا، اگرچہ وہ نجاست جما ہوا خون ہو، مشہور قول کے مطابق، اور اس میں مرد کی منی اگرچہ وہ کسی بیماری کی وجہ سے پتلی ہو اور عورت کی منی کا کوئی فرق نہیں اور کپڑے اور بدن پر ظاہر قول کے مطابق لگنے کا بھی کوئی فرق نہیں۔ (تنویر الابصار مع درمختار، جلد 1، باب الانجاس، صفحہ 565-567، دار المعرفہ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5028

تاریخ اجراء: 03 ذوالحجۃ الحرام 1447ھ / 20 مئی 2026ء